مرادآباد
Moradabad
27 Nov 2016

वतन की फ़िक्र

403

اتر پردیش اسمبلی سیٹیں
U.P. Assembly Seats

ڈاکٹر سید ظفر محمود
Dr Syed Zafar Mahmood
Convener
Watan ki Fikr
watankifikr@gmail.com

(الف)

वतन की फ़िक्र

68

سیٹ
Seats

مسلم آبادی فیصد
MUSLIMS

35-78 %

ان تمام انتخابی حلقوں میں بغیر مسلم ووٹ ملے ہوے کسی امیدوار کو جیتنا ہی نہیں چاہئے

वतन की फ़िक्र

Out of these, 8 seats are Reserved for Scheduled Castes

ان میں سے آٹھ سیٹیں رزرو ہیں

	%
Nagina	64
Nehtaur	42
Rampur Maniharan	38
Balha	35
Milak	32
Balrampur	32
Hastinapur	31
Dhanaura	31

لیکن ان کے علاوہ

32

انتخابی حلقوں میں

مسلم ایم ایل اے نہیں ہے

वतन की फ़िक्र

Muslims 63-30 %
MLA not Muslim

ان بھاری مسلم آبادی والی سیٹوں سے موجودہ ایم ایل اے مسلمان نہیں ہیں

	%		%		%
Kerana	63	Gainsari	39	Shamli	33
Thakurdwara	52	Bareilly City	38	Sardhana	33
Sahibabad	49	Asmoli	39	Garh Mukteshwar	32
Behat	50	Etwa	38	Muzaffarnagar	32
Deoband	48	Tilhar	36	Niktaur	31
Qaisarganj	45	Bhinga	36	Harchandpur	31
Saharanpur Dehat	44	Nanpara	35	Bithari Chainpur	31
Dhampur	43	Bijnaur	35	Bilaspur	30
Meerut	43	Nawabganj	33	Gangoh	30
Noorpur	41	Meerut Cantt	33	Shohratpur	30
Bareilly Cantt	39	Meerut South	33		

वतन की फ़िक्र

68

زبردست مسلم موجودگی والی سیٹوں میں سے

60%

کی نمائندگی غیر مسلم کر رہے ہیں

12% رزرویشن کی وجہ سے

48% ہم مسلمانوں کے ذریعہ دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے

(ب)

89
انتخابی حلقوں میں
مسلم آبادی
20-28 %

مسلمان اگر متحد ہو جائیں تو انھی کے امیدوار جیتیں گے

لیکن وہاں صرف

18%

سیٹوں کی نمائندگی مسلمان کر رہے ہیں

वतन की फ़िक्र

89
انتخابی حلقوں میں

مسلم آبادی
20-28 %

مسلمان اگر متحد ہو جائیں تو انھی کے امیدوار جیتیں گے

11 سیٹیں تو رزرو ہیں

باقی 78
سیٹوں میں سے بھی
63
کی نمائندگی غیر مسلم کر رہے ہیں

ان 63 سیٹوں کے نام اگلے صفحہ پر دیکھئے

ان 63 ایک چوتھائ مسلم آبادی والی سیٹوں سے موجودہ ایم ایل اے مسلمان نہیں ہیں

	%		%		%		%
Rudauli	28	Baghpat	25	Sultanpur	22	Ghaziabad	20
Barkhera	28	Lucknow East	24	Qidwai Nagar	22	Balia	20
Mirapur	27	Mahasi	24	Bansi	22	Khadda	20
Mahdawal	27	Baraut	24	Chharra	22	Pidrauna	20
Anupshahr	27	Biswan	24	Lakhimpur	22	Sitapur	20
Barabanki	27	Payagpur	24	Nizamabad	22	Ghosi	20
Dholana	26	Lucknow North	24	Azamgarh	21	Pratapgarh	20
Siwata	26	Lucknow Central	24	Nautanwa	21	Varanasi Cantt	20
Shahjanpur	25	Sarojini Nagar	24	Gauriganj	21	Dhaurahra	20
Duraul	25	Ferozabad	24	Karnailganj	21	Sewapuri	20
Bishwanathpur	25	Lucknow Cantt	23	Nautanwa	21	Kushinagar	20
Chhaprauli	25	Modi Nagar	23	Barauli	21	Varanasi North	20
Gonda	25	Aonla	23	Allahabad North	21	Ruhaniya	20
Mahnoon	25	Dataganj	23	Allahabad West	21	Shopur	20
Shekhupur	25	Kata Bazar	22	Patiali	21	Fazilnagar	20
Mahmoodabad	25	Ramnagar	22	Daryabad	21		

वतन की फ़िक्र

89
انتخابی حلقوں میں

مسلم آبادی
20-28 %

مسلمان اگر متحد ہو جائیں تو انھی کے امیدوار جیتیں گے

یعنی کہ تقریبن ایک چوتھائ
مسلم آبادی کے باوجود

83%

سیٹوں کی نمائندگی
غیر مسلم کر رہے ہیں

تقریبن ایک چوتھائ
مسلم آبادی کے باوجود

83%

سیٹوں کی نمائندگی
غیر مسلم کر رہے ہیں

12% رزرویشن کی وجہ سے

71% اس وجہ سے کہ مسلمانوں کے پاس
ملت کے بارے میں سوچنے اور
لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے
وقت نہیں ہے

वतन की फ़िक्र

ٹھاکردوارا

اسمبلی سیٹ

Thakurdwara Assembly Constituency

مسلمان

56 %

Muslims

In 2012
Muslim Candidate did not win.
Second position holder was also not Muslim.

جیتنے والا اور

دوسرے نمبر والا

دونوں غیر مسلم

تھے

اسمولی

Asmoli (Muslims 40% مسلمان)

مسلم امیدوار کل ووٹوں کے
بیس فیصد سے ہار گیا

In 2012, Muslim candidate lost (by 20% of total votes)

بلاری

Bilari (Muslims 43% مسلمان)

مسلم امیدوار
کل ووٹوں کے
صرف ایک فیصد ووٹوں
سے جیتا تھا

In 2012, Muslim candidate won only by 1,000 votes (less than 1% of total votes)

वतन की फ़िक्र

دھامپور
اسمبلی سیٹ
Dhampur Assembly Constituency

مسلمان
34 %
Muslims

جیتنے والا اور
دوسرے نمبر
والا دونوں غیر
مسلم تھے

In 2012
Muslim Candidate did not win.
Second position holder
was also not Muslim.

वतन की फ़िक्र

بجنور

Bijnor (Muslims 30% مسلمان)

مسلم امیدوار کل ووٹوں کے دس فیصد سے ہار گیا

In 2012, Muslim candidate lost (by 10% of total votes)

نورپور

Noorpur (Muslims 30% مسلمان)

مسلم امیدوار کل ووٹوں کے
سات فیصد سے ہار گیا

In 2012, Muslim candidate lost
(by 7% of total votes)

वतन की फ़िक्र

چمرووا
Chamraua (Muslims 60% مسلمان)

جیتنے والا اور دوسرے نمبر والا
دونوں مسلمان تھے
لیکن ہار جیت کل ووٹوں کے
صرف ڈیڑھ فیصد سے ہوی

Winner & second position holder both Muslims
But narrow margin of only 1.5% of total votes

(ج)

Muslim %	Seats
15-19	44
10-14	91
5-10	108

اس لئے

वतन की फ़िक्र

(الف)

In 68 seats
Muslim %
35-78

مسلم حق نمبر 1

مسلمانوں کو سیکولر پارٹیوں پر زور دینا چاہئے کہ اُن
تمام 68 سیٹوں کے لئے جہاں مسلم آبادی 35 فیصد سے
78 فیصد ہے اُن کا امیدوار مسلمان ہی ہو

89
انتخابی حلقوں میں
مسلم آبادی
20-28 %

مسلم حق نمبر 2

اُن 89 سیٹوں

میں سے جہاں مسلم آبادی 20 فیصد سے 30 فیصد ہے وہاں کم

از کم 50 سیٹوں پر مسلمان امیدوار ہونے چاہئیں

مسلم حق نمبر 3

اور اگر وہ ایسا نہیں کریں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان سیٹوں پر اپنے
آزاد مسلم امیدوار کو ووٹ دیں

مسلم حق نمبر 4

اور اگر ایک سے زیادہ مسلم
امیدوار میدان میں ہوں تو اُس امیدوار کو ووٹ دیں جس کی
پارٹی مسلمانوں کو خاطر میں لاتی ہو اور انھیں صرف بیوقوف بنا نے
کے لیے ووٹ نہ لے لیتی ہو

مسلمانوں کو 2 عزم کرنے ہیں

100% مسلمان ووٹ ڈالیں گے،

خاص طور پر عورتیں ضرور نوٹ فرمالیں

دوم، مسلمانوں کو بہت پہلے سے پلاننگ کر

کے سوچ سمجھ کے یکجا ہو کے ملت کے مفاد میں ایک ہی مسلم

امیدوار کو ووٹ دینا ہے

ہمارا ووٹ 100% پڑنا چاہئے

اور ہمارا ووٹ بٹنا نہیں چاہئے

ملت کا بچاؤ میری
ذاتی ذمہ داری ہے

مجھے اپنی یہ
ذمہ داری ضرور
پوری کرنی ہے

ان شاءاللہ

قابل مبارکباد ہیں

بھوجی پورہ، تلسی پور، کٹھور، میرگنج، علی گڑھ، لکھنؤ (پچھمی)، الہ آباد (دکھنی) اور دیدارگنج کے ووٹر جنھوں نے پچھلے الیکشن میں ملت کی معقول نمائندگی کا خیال رکھا

دوسری طرف ٹھاکردوارہ، قیصر گنج، بجنور،

نان پارہ، نواب گنج، میرٹھ کینٹ، پرچندپور، آنولہ، کٹرہ بازار، روہانیہ اور فاضل نگر کے ووٹروں کو اپنے پچھلے رکارڈ پر نظر ثانی کرنی ہوگی تاکہ اب کی بار وہ اپنے یہاں سے ملت کی نمائندگی کو

یقینی بنا سکیں

خاص کر مسلم مخالف فتنہ انگیز نیتاؤں اور ان کے
علاقوں و انتخابی حلقوں میں ان کی پارٹی کے امیدواروں کو تو ہر
صورت میں بری طرح ہرانا ہے

مسلم حق نمبر 5

آزادی کے 70 برس بعد

ہونے والے 2017 کے الیکشن میں مسلمانوں کو اب یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ آخر ہم اور کب تک اپنی نمائندگی دوسروں سے (Outsource) کرواتے رہیں گے، کیا ہم ہی نے یہ نیکی کئے جاتے رہنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟

جبکہ ہم سچر کمیٹی کی

رپورٹ اور اس کے بعد کے حالات کے ذریعہ جان چکے ہیں

کہ مستقل ہمارے حقوق کی پامالی ہوتی چلی آ رہی ہے۔

ملت میں اندرونی انتشار پیدا کرنے کی بھی
چوطرفہ کوششیں چل رہی ہیں لیکن ہم سمجھدار ہیں اور
اب ہم اس خفیہ سازباز کا شکار نہیں بنیں گے۔

ملک میں ملت کے حق میں ہمیں خوش
نما انقلاب لانا ہے، اپنا کھویا ہوا دستوری مقام ہمیں
واپس حاصل کرنا ہے۔

مسلم حق نمبر 6

اچھی بات ہے کہ
ہندوستان کے لوگ یوگا کے ذریعہ یکجا کیے جا سکتے
ہیں تو نماز بھی تو انھیں جوڑ سکتی ہے۔

वतन की फ़िक्र

مسلم حق نمبر 7

جمہوری ملک کی پارلیمنٹ و اسمبلیوں میں ایک مذہب کے ماننے والے 70 سال تک اپنی نمائندگی کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کے ذریعہ ہی کرواتے رہیں تو اس کو جمہوریت کی خستہ حالی سمجھا جانا چاہئے۔ یہ جمہوریت کی فضیلت نہیں بلکہ ایک طبقہ میں غلامانہ ذہنیت کی کاشتکاری ہے۔

یہ غور کرنا

ضروری ہے کہ آخر کب تک ہم غلامی کرتے رہیں گے، اگر ہم سوچی سمجھی تدبیریں کریں گے اور اپنے اندر ذوق یقین پیدا کرلیں گے تو ضرور ہماری زنجیریں کٹ جائیں گی، ورنہ حریف مخالف کی ترکیبیں کامیاب ہوتی رہیں گی اور ہم اب بھی نہیں سمجھ پائیں گے کہ، بقول اقبال وہ:

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

वतन की फ़िक्र

Published in 28 Jul-2016 | Print Edition of Roznama Sahara

یوپی اسمبلی الیکشن اور مسلم جمہوری بے عملی

نظریہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود

یوپی اسمبلی میں 403 نشستیں ہیں۔ مردم شماری کے مطابق صوبہ کی 68 سیٹوں میں مسلمانوں کی آبادی 35 سے 78 فیصد ہے۔ان سیٹوں پر بغیر بڑی تعداد میں مسلم ووٹ حاصل کئے بغیر کوئی امیدوار جیتنا ہی نہیں چاہئے۔ان میں سے 8 سیٹیں شیڈولڈ کاسٹ کے لئے ریزرو ہیں' یہ ہیں نگینہ (مسلم آبادی 64 فیصد)' نہٹور (42 فیصد)' رامپور منیہاران (38 فیصد)' بلہا (35 فیصد)' مِلَک (32 فیصد)' بلرامپور (32 فیصد)' ہستناپور (31 فیصد) اور دھنورا (مسلم آبادی 31 فیصد)۔لیکن تعجب یہ ہے کہ اس طرح کی 32 دیگر سیٹوں میں جو ریزرو نہیں ہیں بڑی مسلم آبادی ہونے کے باوجود موجودہ اسمبلی میں وہاں کی نمائندگی مسلمان کے ذریعہ کیوں نہیں ہو رہی ہے۔یہ نشستیں ہیں کیرانہ (مسلم آبادی 63 فیصد)' ٹھاکردوارہ (52 فیصد)' صاحب آباد (49 فیصد)' بیہٹ (50 فیصد)' دیو بند (48 فیصد)' قیصر گنج (45 فیصد)' سہارنپور دیہات (44 فیصد)' دھامپور (43 فیصد)' میرٹھ (43 فیصد)' نورپور (41 فیصد)' بریلی (کینٹ 40 فیصد)' گینساری (39 فیصد)' بریلی شہر (39 فیصد)' اسمولی (39 فیصد)' اِٹوا (38 فیصد)' تلہر (36 فیصد)' بھنگہ (36 فیصد)' بجنور اور نان پارہ (35 فیصد)' نواب گنج' میرٹھ کینٹ' میرٹھ جنوبی' شاملی اور سردھنہ (33 فیصد)' گڑھ مکتیشور اور مظفرنگر (32 فیصد)' ٹکوڑ' ہرچاند پور اور بٹھاری چینپور (31 فیصد)' بلاسپور' گنگوہ اور شہرت گڑھ (مسلم آبادی 30 فیصد)۔یعنی کہ 68 زبردست مسلم موجودگی والی سیٹوں میں سے بھی 60 فیصد سیٹوں کی نمائندگی غیر مسلم ہی کر رہے ہیں۔' 12 فیصد شیڈولڈ کاسٹ ریزرویشن کی وجہ سے اور 48 فیصد مسلمان ووٹروں کے ذریعہ الیکشن کے دوران امت کے مفاد میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے۔

اس کے علاوہ یوپی اسمبلی میں 89 انتخابی حلقے ایسے ہیں جہاں مسلم آبادی 20 فیصد سے 28 فیصد تک ہے' وہاں بھی اگر مسلمان ووٹر متحد ہو جائیں تو ان کے ہی امیدوار کی جیت ہوگی۔ پھر بھی موجودہ اسمبلی میں ان 89 سیٹوں میں سے صرف 18 ہی کی نمائندگی مسلمان کر پا رہے ہیں کیونکہ 11 سیٹیں شیڈولڈ کاسٹ کے لئے ریزرو ہیں اور باقی 78 میں سے 63 سیٹوں کی بھی نمائندگی غیر مسلم ہی کر رہے ہیں۔اس طرح کی اپنی جن سیٹوں کی نمائندگی مسلمان نہیں کر پا رہے ہیں وہ ہیں ردولی اور بڑھکیڑا 28 فیصد' میراپور' مہداول' انوپ شہر اور بارہ بنکی 27 فیصد دھولانہ اور سواتہ 26 فیصد' شاہ جہاں پور' دورول' بشو ناتھ گنج' چھپرولی' گونڈہ' مہون' شیخوپور' محمود آباد اور باغپت 25 فیصد' لکھنؤ پوربی' مہاسی' بڑوت' بسواں' پیاگ پور' لکھنؤ اُتری' سروجنی نگر' لکھنؤ سینٹرل' فیروز آباد 24 فیصد' لکھنؤ کینٹ' مودی نگر' آنولہ' داتا گنج اور فیروزآباد 23 فیصد' کٹرہ بازار' رام نگر' سلطان پور' قدوائی نگر' بنسی' چھترہ' لکھیم پور اور نظام آباد 22 فیصد' اعظم گڑھ' نوتنوا' گوری گنج' کرنیل گنج' برولی' الہ آباد' کچھوچھی' الہ آباد اُتری' پٹیالی اور دریاباد 21 فیصد' غازی آباد' پلیا' کھڈّہ' پدرونہ' سیتاپور' گھوسی' پرتاپ گڑھ' وارانسی کینٹ' دھورہرہ' سیواپوری' کشی نگر' وارانسی اُتری' روہانیہ' شوپور اور فاضل نگر 20 فیصد۔یعنی کم و بیش ایک چوتھائی مسلم آبادی کے باوجود ان 89 سیٹوں میں سے 83 فیصد سیٹوں کی نمائندگی غیر مسلم کر رہے ہیں۔ 12 فیصد شیڈولڈ کاسٹ ریزرویشن کی وجہ سے اور 71 فیصد اس وجہ سے کہ مسلمان ووٹروں کے پاس ملت کے بارے میں سوچنے اور لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔اس کے علاوہ 44 سیٹوں میں مسلم آبادی 15 فیصد سے 19 فیصد تک ہے' 91 سیٹوں میں مسلم آبادی 10 فیصد اور 15 فیصد کے درمیان ہے اور 108 سیٹوں میں مسلم آبادی 5 فیصد اور 10 فیصد کے درمیان ہے ۔ان انتخابی حلقوں میں بھی مسلمانوں کو متحد ہو کر ملت کے حق میں اپنا اہم رول ادا کرنا ضروری ہے۔

مسلمانوں کو سیکولر پارٹیوں پر زور دینا چاہئے کہ اُن تمام 68 سیٹوں کے لئے جہاں مسلم آبادی 35 فیصد سے 78 فیصد ہے اُن کا امیدوار مسلمان ہی ہو۔اور اُن 89 سیٹوں میں سے جہاں مسلم آبادی 20 فیصد سے 30 فیصد ہے وہاں کم از کم 50 سیٹوں پر مسلمان امیدوار ہونے چاہئیں۔اور اگر وہ

> **مسلمانوں کو سیکولر پارٹیوں پر زور دینا چاہئے کہ اُن تمام 68 سیٹوں کے لئے جہاں مسلم آبادی 35 فیصد سے 78 فیصد ہے اُن کا امیدوار مسلمان ہی ہو۔ اور اُن 89 سیٹوں میں سے جہاں مسلم آبادی 20 فیصد سے 30 فیصد ہے وہاں کم از کم 50 سیٹوں پر مسلمان امیدوار ہونے چاہئیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سیٹوں پر اپنے آزاد مسلم امیدوار کو ووٹ دیں ۔**

ایسا نہیں کریں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سیٹوں پر اپنے آزاد مسلم امیدوار کو ووٹ دیں ۔اور اگر ایک سے زیادہ مسلم امیدوار میدان میں ہوں تو اُس امیدوار کو ووٹ دیں جس کی پارٹی مسلمانوں کو خاطر میں لاتی ہو اور انھیں صرف بیوقوف بنانے کے لیے ووٹ نہ لے لیتی ہو۔اب بہت ہوگیا' تقریباً 25 سال سے یوپی کی علاقائی پارٹیاں مسلمانوں کے ووٹ اپنے درمیان بانٹتی رہی ہیں' اس سے جگہ جگہ مسلمانوں کی اہمیت بھی گھٹ جاتی ہے اور اسمبلی میں مسلم ممبران کی تعداد بھی۔لہٰذا مسلمانوں کو 2 عزم کرنے ہیں ایک تو 100% مسلمان ووٹ ڈالیں گے، خاص طور پر عورتیں ضرور نوٹ فرمالیں۔ براہ کرم ووٹنگ کے دن کو عید کی طرح منایئے بہت پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دیجئے۔دوم' مسلمانوں کو بہت پہلے سے پلاننگ کر کے سوچ سمجھ کے یکجا ہو کے ملت کے مفاد میں ایک ہی مسلم امیدوار کو ووٹ دینا ہے۔قابل مبارکباد ہیں بھوجی پورہ' تلسی پور' کٹھور' میرگنج' علی گڑھ' لکھنؤ (کچھوچھی)' الہ آباد (دکھنی) اور دیدار گنج کے ووٹر جنھوں نے پچھلے الیکشن میں ملت کی معقول نمائندگی کا خیال رکھا۔دوسری طرف ٹھاکردوارہ' قیصرگنج' بجنور' نان پارہ' نواب گنج' میرٹھ کینٹ' پرچندپور' آنولہ' کٹرہ بازار' روہانیہ اور فاضل نگر کے ووٹروں کو اپنے پچھلے رکارڈ پر نظر ثانی کرنی ہوگی تا کہ اب کی بار وہ اپنے یہاں سے ملت کی نمائندگی کو یقینی بنا سکیں۔ خاص کر مسلم مخالف فتنہ انگیز نیتاؤں اور ان کے علاقوں و انتخابی حلقوں میں ان کی پارٹی کے امیدواروں کو تو ہر صورت میں بری طرح ہرانا ہے۔آزادی کے 70 برس بعد ہونے والے 2017 کے الیکشن میں مسلمانوں کو اب یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ آخر ہم اور کب تک اپنی نمائندگی دوسروں سے (Outsource) کرواتے رہیں گے' کیا ہم ہی نے یہ نیکی کئے جاتے رہنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے' جبکہ ہم سچر کمیٹی کی رپورٹ اور اس کے بعد کے حالات کے ذریعہ جان چکے ہیں کہ مستقل ہمارے حقوق کی پامالی ہوتی چلی آرہی ہے۔ جان لیجئے کہ ملت میں اندرونی انتشار پیدا کرنے کی بھی چوطرفہ کوششیں چل رہی ہیں لیکن ہم سمجھدار ہیں اور اب ہم اس خفیہ ساز باز کا شکار نہیں بنیں گے۔میری درخواست ہے کہ اس مضمون کی نقلیں اہل فکر کو دستیاب کی جائیں اور گروپ میں بیٹھ کر اسے پڑھا جائے اور اس پر گفت وشنید ہو۔

ملک میں ملت کے حق میں ہمیں خوش نما انقلاب لانا ہے' اپنا کھویا ہوا دستوری مقام ہمیں واپس حاصل کرنا ہے۔ اچھی بات ہے کہ ہندوستان کے لوگ یوگا کے ذریعہ یکجا کئے جاسکتے ہیں تو نماز بھی تو انھیں جوڑ سکتی ہے۔اگر کسی جمہوری ملک کی پارلیمنٹ و اسمبلیوں میں ایک مذہب کے ماننے والے 70 سال تک اپنی نمائندگی کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کے ذریعہ ہی کرواتے رہیں تو اس کو جمہوریت کی خستہ حالی سمجھا جانا چاہئے۔ یہ جمہوریت کی فضیلت نہیں بلکہ ایک طبقہ میں غلامانہ ذہنیت کی کاشتکاری ہے۔ 2017 کے اسمبلی الیکشن کے لئے مسلمانوں کو اپنے مفاد میں معیاری منشور بھی تیار کر دینا چاہئے۔اگر ریزرویشن کی مانگ کی تو یوپی کے ماضی کی طرح اب بھی ہوگا تو کچھ بھی نہیں' ہاں اس کی مخالفت میں فریق ثانی کی قطبیت (Polarization) میں شدت پیدا ہو جائے گی اور وہ ہمارے لئے نقصاندہ ہے۔ ریزرویشن کے علاوہ بھی بہتیرے ایشوز ہیں جن کا ذکر میں ان شا اللہ اپنے آئندہ کے مضمون میں کروں گا۔فی الحال یہ غور کرنا ضروری ہے کہ آخر کب تک ہم غلامی کرتے رہیں گے' اگر ہم سوچی سمجھی تدبیریں کریں گے اور اپنے اندر ذوق یقین پیدا کرلیں گے تو ضرور ہماری زنجیریں کٹ جائیں گی' ورنہ حریف مخالف کی ترکیبیں کامیاب ہوتی رہیں گی اور ہم اب بھی نہیں سمجھ پائیں گے کہ' بقول اقبال وہ:

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

Published in 11 Aug-2016 | Print Edition of Roznama Sahara

یو پی اسمبلی الیکشن کیلئے مسلم منشور

نظریہ .... ڈاکٹر سید ظفر محمود

سچر کمیٹی کو اُس وقت کی مرکزی حکومت نے 2005 میں وزیر اعظم کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے نام سے متعین کیا تھا' اس کمیٹی کے نام میں ہی شامل تھا کہ اس کا کام ہے ہندوستان میں مسلمانوں کی سماجی' اقتصادی اور تعلیمی سطح کو معلوم کرنا اور اگر وہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں کم پائی جاتی ہے تو ایسے طریقے تجویز کرنا جن سے مسلمانوں کو اوپر اٹھا کے سب کے برابر لایا جاسکے۔ سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ 17 نومبر 2006 کو وزیر اعظم کو پیش کردی تھی جس کے باب 8 میں بتایا تھا کہ ہمارے ملک کے شہروں میں رہنے والے مسلمانوں میں سے 38 فیصد غریبی کی لائن سے نیچے ہیں اور گاؤں میں رہنے والے مسلمانوں میں سے 27 فیصد غریبی کی لائن سے نیچے ہیں اور صوبہ وار تفصیل میں کمیٹی نے بتایا تھا کہ یو پی میں تمام غریب لوگوں میں سے 23.6 فیصد مسلمان ہیں جبکہ صوبہ میں اُن کی آبادی 18.5 ہے۔ صفحہ 171 پر وہ بھی بتایا گیا کہ یو پی میں مسلمانوں کی آبادی 18.5 فیصد ہونے کے باوجود سرکاری محکموں برائے ٹرانسپورٹ' صحت اور ہوم (پولیس وغیرہ) میں مسلمانوں کی نمائندگی صرف 3.7 فیصد ہی ہے اور صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کی جانے والی تمام سرکاری بھرتیوں میں مسلمانوں کی اوسط نمائندگی صرف 3.1 فیصد ہی ہے (صفحہ 174)' یعنی مسلمانوں کے جائز حق کے پانچویں حصہ سے بھی کم۔ حالانکہ' رپورٹ کے مطابق' ان بھرتیوں کے لئے انٹرویو میں مدعو کئے جانے والے مسلم امیدواروں کی تعداد گروپ D کے لئے 17.8 فیصد تھی اور گروپ A کے لئے 13.4 فیصد۔

بہرحال سچر کمیٹی نے جو رپورٹ دی تھی اس کو پورے ملک نے مانا ہے اور کسی نے اس میں کوئی خامی نہیں نکالی جبکہ رپورٹ کو منظر عام پر آئے ہوئے 10 برس ہوگئے۔ اس کے مطابق نومبر 2006 میں سچر رپورٹ پیش ہوتے وقت یو پی میں تقریباً ہر پہلو سے مسلمان دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں بے انتہا پچھڑے ہوئے تھے اور سرکاری اسکیموں کا ان کو خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ رہا تھا۔ آج کی تاریخ میں جو بھی تھوڑے بہت اعداد و شمار یو پی و مرکز کی سرکاری ویب سائٹوں پر موجود ہیں ان کے مطابق بھی 2005 کے مقابلہ میں متناسب بہتری لانے کے لئے مزید ادارہ ساز کوشش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کی صورت حال کے مدنظر مغربی بنگال میں سچر رپورٹ کی روشنی میں مسلمانوں کے حالات حاضرہ کا جائزہ لینے کے لئے اور وہاں مسلمانوں کی سماجی' اقتصادی و تعلیمی حالت کی تازہ تحقیق کرنے کے لئے جون 2014 میں 200 اسکالرس نے 97,017 مسلم خاندانوں کا تفصیلی سروے کیا تھا جس کی بنیاد پر انھوں نے رپورٹ پیش کی جسے SNAP & Guidance Guild نے شائع کیا اور جس کا اجرا نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین نے کیا۔ رپورٹ کے مطابق 19.52% مسلمان اب بھی ناخواندہ ہیں اور مسلمانوں میں صرف 1.86% پوسٹ گریجویٹ ہیں۔ جن خاندانوں کا سروے کیا گیا ان میں سے 20% یعنی 19,419 گھرانوں میں ایک بھی پڑھا لکھا مسلمان نہیں ملا۔ اسی طرز پر مہا راشٹر میں مسلمانوں کی تازہ صورت حال معلوم کرنے کے لئے اُس وقت کی صوبائی حکومت نے محمود الرحمٰن کمیٹی قائم کی تھی جس کی رپورٹ 2013 میں پیش ہوئی تھی۔ بیماری کا علاج کرنے کے لئے پہلے اُس کا تجزیہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

صوبہ یو پی کے مسلمانوں کو بھی اب چاہئے کہ سیاسی جماعتوں سے اصرار کریں کہ وہ 2017 کے الیکشن سے قبل اپنے منشور میں لکھ کر وعدہ کریں کہ نئی حکومت بننے کے تین ماہ کے اندر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی جائے گی جو اگلے ایک برس میں اپنی رپورٹ پیش کردے گی دستاویزی طور پر یہ بتاتے ہوئے کہ تمام دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں یو پی میں مسلمانوں کی موجودہ اقتصادی' سماجی اور تعلیمی سطح کیا ہے اور اگر وہ پیچھے ہیں تو ان کی نچلی سطح کو سدھارنے کے لئے حکومت کو کیا اقدام کرنے چاہئیں۔ اس رپورٹ کی روشنی میں ضروری اسکیمیں صوبائی سطح پر بنائی جائیں اور ان کا نفاذ کیا جائے۔ اس صوبائی کمیٹی کو وہی فرمانِ تولیت (Mandate) دیا جانا چاہئے جو سچر کمیٹی کو دیا گیا تھا۔ کمیٹی کا صدر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج کو بنایا جائے اور اس میں اقتصادیات' سماجیات' تعلیم' پلاننگ' اسٹیٹسٹکس اور انتظامیہ کے قومی سطح کے ماہرین کو ممبر بنایا جائے۔ نئی حکومت بننے کے 15 ماہ کے اندر کمیٹی کی سفارشوں پر عمل شروع ہو جانا چاہئے۔ ساتھ ہی سچر کمیٹی کی سفارشوں پر عمل کی ماہوار داستان ہر صوبائی محکمہ و شعبہ کی ویب سائٹ پر دکھائی پڑنی چاہئے۔ فی الحال تو مارچ 2009 میں یو پی کے چیف سکریٹری کے دستخط سے جاری کردہ شعبہ وار خطوط کی نقلیں صوبائی ویب سائٹ پر موجود ہیں جن میں ہدایت دی گئی تھی کہ تمام ترقیاتی اسکیموں و پرجیکٹوں کے نفاذ میں خیال رکھا جائے کہ اس کا 20 فیصد فائدہ اقلیتوں کو پہنچے' لیکن 2009 سے 2016 کے دوران اس ہدایت پر عمل کیا اور کتنا ہوا اس کی مکمل تفصیل صوبائی محکموں یا شعبوں کی ویب سائٹ پر نہیں دی ہوئی ہے۔

بہر حال سچر کمیٹی نے جو رپورٹ دی تھی اس کو پورے ملک نے مانا ہے اور کسی نے اس میں کوئی خامی نہیں نکالی جبکہ رپورٹ کو منظر عام پر آئے ہوئے 10 برس ہو گئے۔ اس کے مطابق نومبر 2006 میں سچر رپورٹ پیش ہوتے وقت یو پی میں تقریباً ہر پہلو سے مسلمان دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں بے انتہا پچھڑے ہوئے تھے اور سرکاری اسکیموں کا ان کو خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ رہا تھا۔

اس صورت حال کے مدنظر 2017 میں جیتنے والی پارٹی کو مسلمانوں کی طرف مخصوص توجہ دینی ہوگی۔ مثلاً اقلیتوں کے لئے مرکزی ایم ایس ڈی پی منصوبوں (MSDP Schemes) کے فنڈ کی تقسیم کے لئے بلاک کو اکائی بنائیں نہ کہ ضلع یا ڈویژن کو۔ اقلیتی منصوبوں کو نافذ کرنے کے لئے ہر بلاک میں اقلیتی بہبود افسر کی خصوصی پوسٹنگ کریں۔ مظلوم مسلمانوں خاص طور پر بیواؤں اور غریب مردوں اور عورتوں کے لئے بی پی ایل کارڈ جاری کریں۔ بی پی ایل کارڈ والوں' بیواؤں اور غیرز میں داروں کے لئے بینک لون میں سہولت پیدا کریں۔ ان کے بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم مہیا کریں۔ بھاری اقلیت والے ہر وارڈ اور بلاک میں اسکول اور آئی ٹی آئی قائم کریں۔ میونسپل علاقہ کے وارڈ لیویل پر مسلم اقلیت والی جھگی جھونپڑیوں اور بستیوں کی شناخت کریں' وہاں پر ترقیاتی منصوبوں کو نافذ کریں جن میں اسکول' بینک اسپتال قائم کرنا پبلک ٹوائلٹ و سڑکیں بنوانا' لائٹیں لگانا اور پینے کے پانی کی سپلائی شامل ہو۔ کم آمدنی والے لوگوں کے لئے ہاؤسنگ منصوبوں میں مسلمانوں کو ہر بلاک میں ان کی آبادی کے تناسب سے مکانوں کے الاٹمنٹ کا کوٹا طے کریں۔ شہری ترقی کے متاثرہ زمینی نقصان اٹھانے والوں کو اُسی منصوبے میں مکانات فراہم کریں۔ بہرائچ شہر سے 14 کلومیٹر پر ماہسی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی زمین پر تعلیمی ادارہ قائم کرنے کے لئے مالی تعاون اور تگ و دو کریں' اس سے ترائی' اودھ اور پروانچل کے لوگوں کی تعلیمی سطح کو اونچا اٹھانے میں مدد ملے گی۔

یو پی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کرائے جانے والے تمام امتحانات میں فارسی و عربی کو اختیاری مضمون کے طور پر اجازت دیں۔ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے امتحانوں میں شمولیت کے لئے مدرسہ کی ڈگری کو مستحق مان لیا جائے جیسا کہ سچر کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ ریاستی تعلیمی بورڈ یا سی بی ایس ای کے ساتھ انضمام (Coordination) کے ساتھ مدارس میں جدید مضامین کے اساتذہ فراہم کئے جائیں جیسے کمپیوٹر' ریاضی' سائنس و معاشرتی علوم۔ مسلمانوں کے لئے ہر ضلع ہیڈ کوارٹر میں اسٹڈی سینٹر بنائیں جہاں انھیں کیریر کی منظم رہنمائی اور لائبریری کی سہولتیں حاصل ہوں۔ مسلم اکثریت والے علاقوں میں ہنرمندی کو فروغ دینے والے مراکز قائم کئے جائیں۔ ہنر مند مزدوروں اور چھوٹے و درمیانی سطح کے کارخانوں کے لئے مخصوص دیکھ بھال کے منصوبے بنائے جائیں۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں سیلف ہیلپ گروپوں کی تشکیل کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جو وقف جائدادیں سرکاری تحویل میں ہیں انھیں فوراً خالی کیا جائے اور انھیں وقف بورڈ کے سپرد کیا جائے ورنہ ان کا کرایہ موجودہ بازاری ریٹ سے دیا جائے اور اسی طرز پر بقایہ بھی ادا کیا جائے۔ تحصیل و پنچایت سطح پر چھوٹے دکانداروں کے لئے بینکوں کے لئے قرض کی سہولت مہیا کی جائے۔ اس طرح یو پی کے مسلمانوں کو اپنی کھوئی ہوئی میراث واپس لے لینی چاہئے۔ شکست پسندی اور غلام بنے رہنے کی فطرت چھوڑ دینی چاہئے۔ اب 2017 سے انھیں اپنی ساخت میں بہتری لانی چاہئے اور یہ سب بہت آسانی سے ممکن ہے' انھیں اپنی تقدیر کا فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لینا ہوگا۔

वतन की फ़िक्र

یوپی میں تمام غریب لوگوں میں سے 23.6

فیصد مسلمان ہیں جبکہ صوبہ میں اُن کی آبادی 18.5 ہے

वतन की फ़िक्र

صفحہ 171 پر

بتایا گیا کہ یوپی میں مسلمانوں کی آبادی 18.5 فیصد ہونے کے باوجود سرکاری محکموں برائے ٹرانسپورٹ، صحت اور ہوم (پولیس وغیرہ) میں مسلمانوں کی

نمائندگی صرف 3.7 فیصد ہی ہے

مسلم حق نمبر 8

صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کی

جانے والی تمام سرکاری بھرتیوں میں مسلمانوں کی اوسط نمائندگی صرف 3.1 فیصد ہی ہے (صفحہ 174) یعنی مسلمانوں کے جائز حق کے پانچویں حصہ سے بھی کم۔ حالانکہ رپورٹ کے مطابق ان بھرتیوں کے لئے انٹرویو میں مدعو کئے جانے والے مسلم امیدواروں کی تعداد گروپ D کے لئے 17.8 فیصد تھی اور گروپ A کے لئے 13.4 فیصد۔

مسلم حق نمبر 9

وطن की फ़िक्र

اتر پردیش اسمبلی الکشن 2017 کی تیاری

سیاسی جماعتوں سے اصرار ہے کہ وہ 2017 کے الیکشن
سے قبل اپنے منشور میں لکھ کر وعدہ کریں کہ نئی حکومت
بننے کے تین ماہ کے اندر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی جائے گی
جو اگلے ایک برس میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گی
دستاویزی طور پر یہ بتاتے ہوئے کہ تمام دیگر مذاہب
کے ماننے والوں کے مقابلہ میں یوپی میں مسلمانوں کی
موجودہ اقتصادی، سماجی اور تعلیمی سطح کیا ہے اور اگر وہ
پیچھے ہیں تو ان کی نچلی سطح کو سدھارنے کے لئے حکومت
کو کیا اقدام کرنے چاہئیں۔ اس رپورٹ کی روشنی میں
کو کیا اقدام کرنے چاہئیں۔ اس رپورٹ کی روشنی میں
ضروری اسکیمیں صوبائی سطح پر بنائی جائیں اور ان کا نفاذ
کیا جائے۔ اس صوبائی کمیٹی کو وہی فرمانِ تولیت
(Mandate) دیا جانا چاہئے جو سچر کمیٹی کو دیا گیا تھا۔

مسلم حق نمبر 10

صدر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج کو بنایا جائے
اوراس میں اقتصادیات، سماجیات، تعلیم، پلاننگ
اورانتظامیہ کے قومی سطح کے ماہرین کو ممبر بنایا جائے

ساتھ ہی سچر کمیٹی کی سفارشوں پر عمل کی ماہوار داستان ہر صوبائی محکمہ و شعبہ کی ویب سائٹ پر دکھائی پڑنی چاہیے۔ فی الحال تو مارچ 2009 میں یو پی کے چیف سکریٹری کے دستخط سے جاری کردہ شعبہ وار خطوط کی نقلیں صوبائی ویب سائٹ پر موجود ہیں جن میں ہدایت دی گئی تھی کہ تمام ترقیاتی اسکیموں و پرجیکٹوں کے نفاذ میں خیال رکھا جائے کہ اس کا 20 فیصد فائدہ اقلیتوں کو پہنچے لیکن 2009 سے 2016 کے دوران اس ہدایت پر عمل کیا اور کتنا ہوا اس کی مکمل تفصیل صوبائی محکموں یا شعبوں کی ویب سائٹ پر نہیں دی ہوئی ہے۔

مسلم حق نمبر 11

اس صورت حال کے مدنظر 2017 میں جیتنے والی پارٹی کو مسلمانوں کی طرف مخصوص توجہ دینی ہوگی۔ مثلاً اقلیتوں کے لئے مرکزی ایم ایس ڈی پی منصوبوں (MSDP Schemes) کے فنڈ کی تقسیم کے لئے بلاک کو اکائی بنائیں نہ کہ ضلع یا ڈویژن کو۔ اقلیتی منصوبوں کو نافذ کرنے کے لئے ہر بلاک میں اقلیتی بہبود افسر کی خصوصی پوسٹنگ کریں۔

مسلم حق نمبر 12

مظلوم مسلمانوں خاص طور پر
بیواؤں اور غریب مردوں اور عورتوں کے لئے بی پی ایل کارڈ
جاری کریں۔ بی پی ایل کارڈ والوں، بیواؤں اور غیرز میں داروں
کے لئے بینک لون میں سہولت پیدا کریں۔ ان کے بچوں کو
میٹرک تک مفت تعلیم مہیا کریں۔

مسلم حق نمبر 13

वतन की फ़िक्र

بھاری اقلیت والے ہر وارڈ
اور بلاک میں اسکول اور آئی ٹی آئی قائم کریں۔ میونسپل علاقہ
کے وارڈ لیویل پر مسلم اقلیت والی جھگی جھونپڑیوں اور بستیوں کی
شناخت کریں، وہاں پر ترقیاتی منصوبوں کو نافذ کریں جن میں
اسکول، بینک اسپتال قائم کرنا پبلک ٹوائلٹ و سڑکیں بنوانا،
لائٹیں لگانا اور پینے کے پانی کی سپلائی شامل ہو۔ کم آمدنی والے
لوگوں کے لئے ہاؤسنگ منصوبوں میں مسلمانوں کو ہر بلاک میں
ان کی آبادی کے تناسب سے مکانوں کے الاٹمنٹ کا کوٹا طے
کریں۔ شہری ترقی کے متاثرہ زمینی نقصان اٹھانے والوں کو
اسی منصوبے میں مکانات فراہم کریں۔

اتر پردیش اسمبلی الکشن 2017 کی تیاری

مسلم حق نمبر 14

بہرائچ شہر سے 14
کلومیٹر پر ماہسی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی زمین
پر تعلیمی ادارہ قائم کرنے کے لئے مالی تعاون اور تگ و
دو کریں' اس سے ترائی' اودھ اور پروانچل کے لوگوں کی
تعلیمی سطح کو اونچا اٹھانے میں مدد ملے گی۔

مسلم حق نمبر 15

یو پی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کرائے جانے والے تمام امتحانات میں فارسی و عربی کو اختیاری مضمون کے طور پر اجازت دیں۔

वतन की फ़िक्र

مسلم حق نمبر 16

مضمون کے طور پر اجازت دیں۔ ریاستی پبلک سروس
کمیشن کے امتحانوں میں شمولیت کے لئے مدرسہ کی
ڈگری کو مستحق مان لیا جائے جیسا کہ سچر کمیٹی نے
سفارش کی ہے۔

वतन की फ़िक्र

مسلم حق نمبر 17

مسلمانوں کے لئے ہر ضلع ہیڈ کوارٹر میں اسٹڈی سینٹر بنائیں جہاں انھیں کیریر کی منظم رہنمائی اور لائبریری کی سہولتیں حاصل ہوں۔

مسلم حق نمبر 18

لائبریری کی سہولتیں حاصل ہوں۔ مسلم اکثریت
والے علاقوں میں ہنرمندی کو فروغ دینے والے
مراکز قائم کیے جائیں۔

مسلم حق نمبر 19

ہنر مند مزدوروں اور
چھوٹے و درمیانی سطح کے کارخانوں کے لئے
مخصوص دیکھ بھال کے منصوبے بنائے جائیں۔

مسلم حق نمبر 20

مسلم اکثریتی علاقوں میں سیلف ہیلپ گروپوں کی تشکیل کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جو وقف جائدادیں سرکاری تحویل میں ہیں انھیں فوراً خالی کیا جائے اور انھیں وقف بورڈ کے سپرد کیا جائے ورنہ ان کا کرایہ موجودہ بازاری ریٹ سے دیا جائے اور اسی طرز پر بقایہ بھی ادا کیا جائے۔ تحصیل و پنچایت سطح پر چھوٹے دکانداروں کے لئے بینکوں کے لئے قرض کی سہولت مہیا کی جائے۔

वतन की फ़िक्र

اس طرح یوپی کے
مسلمانوں کو اپنی کھوئی ہوئی میراث واپس لے لینی
چاہیے۔ شکست پسندی اور غلام بنے رہنے کی
فطرت چھوڑ دینی چاہیے۔ اب 2017 سے انھیں
اپنی ساخت میں بہتری لانی چاہیے اور یہ سب
بہت آسانی سے ممکن ہے انھیں اپنی تقدیر کا فیصلہ خود
اپنے ہاتھ میں لے لینا ہوگا۔

वतन की फ़िक्र

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کر دے
چمن کے زرے زرے کو شہیدجستجو کر دے

Zameer-e-laala mein raushan charaagh-e-arzoo kar de
Chaman ke zarre zarre ko shaheed-e-justujoo kar de

In the tulip's heart brighten up the lamp of aspirations
Let every particle of the garden be a martyr to perseverance

شكرا جزيلا
Thank You So Much

वतन की फ़िक्र

چلۓ اب کام پر لگ جائیں